ادبیات

غزل

از

(جناب آلم مظفر نگری)

زمانہ زندگی سے بڑھ کے بیتابانہ ملتا ہے   بڑی مدت میں دیوانے سے جب دیوانہ ملتا ہے

جسے فیضِ فنا سے ذوقِ درویشانہ ملتا ہے   اسی کو دو جہاں میں منصبِ شاہانہ ملتا ہے

پئے تسکینِ وحشت جائیں کیوں صحرا کو دیوانے   انھیں گلشن کے ہر ذرے میں اک ویرانہ ملتا ہے

نہ سمجھو رائگاں بربادیوں کو محفلِ غم کی   یہاں اب بھی نشانِ منزلِ پروانہ ملتا ہے

دکھا دیتا ہے ہر پردے سے چشمِ شوق کو جلوہ   وہ ملتا ہے تو ہر عالم میں آزادانہ ملتا ہے

مجھے کیوں زندگی اس منزلِ ہستی میں لے آئی   یہاں تو ہر یگانہ صورتِ بیگانہ ملتا ہے

یہ ہے اک جرأتِ بے ضابطہ ساقی سے کیا پوچھوں   بھری محفل میں خالی کیوں مجھے پیمانہ ملتا ہے

جسے ہر سننے والا جانتا ہے داستاں اپنی   لبِ ہستی پہ ایک ایسا بھی تو افسانہ ملتا ہے

بتا دے بادہ نوشوں کو یہ تیرا فرض ہے ساقی   بہار آنے پہ ہر دم وا درِ میخانہ ملتا ہے

خودی پرور تھیں جس کی مستیاں دورِ انا الحق میں   وہ بادہ آج بھی پیمانہ در پیمانہ ملتا ہے

نہ ان ٹوٹے ہوئے محراب و در کو رائگاں سمجھو   انھیں سے تو ثبوتِ ہمتِ مردانہ ملتا ہے

نگاہِ غور سے دیکھا جو میں نے بزمِ ہستی کو   ہر اک عشرت کدے کے ساتھ ماتم خانہ ملتا ہے

بہاریں ساتھ اپنے لے گئیں داغِ محبت کو   کہاں اب وہ حریفِ ظلمتِ غم خانہ ملتا ہے

نتیجہ سجدۂ بے ضابطہ کا اور کیا ہوتا   حرم کو ڈھونڈتا ہوں ور درِ بتخانہ ملتا ہے

جو ملنا ہے آلم سے دشتِ وحشتناک میں ملئے
اسی جنگل میں وہ پیغمبرِ ویرانہ ملتا ہے